

نکل آئے۔

”سقا پکار اٹھا: کیا خوشی کی بات ہے، یہ تو ایک لڑکا ہے، پھر قافلے والوں نے اسے سرمایہ تجارت سمجھ کر چھپا رکھا کہ کوئی دعوے دار نہ نکل آئے اور وہ جو کچھ کر رہے تھے، اللہ کے علم سے پوشیدہ نہ تھا اور انہوں نے یوسفؑ کو بہت کم داموں پر کہ گنتی کے چند درہم تھے، فروخت کر دیا۔“

یہ بہ قیمتِ اول خریدہ کا ثبوت ہے یعنی چند درہم۔ میرزا کہتے ہیں کہ میری قدر و منزلت بہت اونچی ہے، لیکن ہوتی نہیں۔ گویا میں یوسفؑ تو ہوں مگر پہلی مرتبہ بکا ہوں۔ آگے چل کر میرے پورے جوہر کھلیں گے۔

۷۔ لغات۔ کلامِ نغز: نہایت عمدہ اور اعلیٰ کلام۔

شرح:۔ افسوس مجھے کسی کے بھی دل میں جگہ نصیب نہیں ہوئی۔ میں نہایت عمدہ اور اعلیٰ کلام ہوں۔ لیکن ابھی تک کسی نے مجھے نہیں سنا۔

کلام اُسی وقت دل میں جگہ پاسکتا ہے، جب سنایا پڑھا جائے۔ جس کلام نے کانوں تک رسائی نہ پائی، وہ دل تک کیونکر پہنچ سکتا ہے؟

۸۔ لغات۔ ورع: پرہیزگاری۔ اہل لغت کے نزدیک ’ر‘ مفتوح

بھی درست ہے اور ساکن بھی، اسی لئے یہ مصرع دونوں طرح دیکھا گیا: اول اہل ورع کے حلقے..... الخ، دوم ہر چند اہل ورع کے حلقے..... الخ

برگزیدہ: چنا ہوا، نہایت عالی پایہ۔

شرح۔ اگرچہ میں پرہیزگاروں کے حلقے میں بہت پست و ذلیل ہوں

اور میری حیثیت بہت نیچی ہے، لیکن گنہگاروں کے زمرے میں آکر دیکھیے، میرا پایہ بہت بلند ہے۔

مطلب یہ کہ میں نے پرہیزگاری کا کام کوئی نہ کیا، گناہوں میں برابر سرگرم

رہا۔ اس لئے جہاں اونچا رتبہ حاصل کرنا ضروری تھا۔ وہاں بہت نیچا رہا۔ اور